جلد ۳۴ | ۱۰ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش | ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ | ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۳۷

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی نہایت اہم تقریر دہلی میں

اسلام دنیا کی موجودہ بے چینی کا کیا علاج پیش کرتا ہے

دہلی ۹ ماہ اخاء۔ ۹ بجے شب بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج ساڑھے پانچ بجے شام کوٹھی ۸ یارک روڈ نئی دہلی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قریباً ایک گھنٹہ اس موضوع پر اہم تقریر فرمائی۔ کہ اسلام دنیا کی موجودہ بے چینی کا کیا علاج پیش کرتا ہے مسلم اور غیر مسلم معززین بڑی کثرت کے ساتھ تقریر سننے کے لئے تشریف لائے۔ اور آخر وقت تک نہایت توجہ اور سکون سے سنتے رہے۔ بعد نماز مغرب حضور نے مجلس میں تشریف فرما ہو کر ایک صاحب کے مختلف سوالات کے جواب میں پر معارف تقریر فرمائی۔ حضور کی صحت اچھی ہے الحمد للہ

ہندو اور مسلمانوں کے حقیقی اتحاد کے لئے دعا

ہندوستان پر اس وقت جو نازک گھڑی آئی ہوئی ہے پہلے کبھی نہیں آئی ہندو مسلمان جو ہندوستان کی دو سب سے بڑی قومیں ہیں۔ اور جن میں سے کوئی ایک دوسری کو نظر انداز کر کے اور اس کی امداد اور حمایت حاصل کئے بغیر نہ تو خود امن میں رہ سکتی ہے۔ اور نہ ہندوستان میں امن قائم کر سکتی۔ اور ہندوستان کو ترقی یافتہ اور آزاد ملکوں کی صف میں کھڑا کر سکتی ہے۔ ان کی نمائندگی کا فرض اس وقت کانگرس اور مسلم لیگ ادا کر رہی ہیں۔ اگر ان کے آپس کے تعلقات دوستانہ اور ہمدردانہ نہ ہوں اور ان میں کشمکش اور ناچاقی پائی جائے۔ تو اس کا خمیازہ بھگتنا تمام ہندوستان کے لئے لازمی ہے۔ اور خوشحالی و آزادی کی کسی امید اور تمنا کا بر آنا تو الگ رہا۔ دونوں اقوام کو سخت نقصان پہنچنا یقینی۔ ایک طرف تو یہ المناک حقیقت ہے اور دوسری طرف کانگرس اور مسلم لیگ کے اختلافات اس حد کو پہنچ گئے۔ کہ ان کا دور ہونا اور سمجھوتہ کی کسی صورت کا پیدا ہونا ظاہری اسباب اور محض انسانی جدوجہد کے لحاظ سے بالکل ناممکن نظر آنے لگا۔ اور ملک کی تباہی و بربادی کا شدید خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔ اس وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اہل ہند کی انتہائی ہمدردی اور خیر خواہی کے پیش نظر اپنی جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ جو دنیوی اور مادی اسباب کے ذریعہ کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آنے پر کام آتا ہے۔ اور جس کے ذریعہ الٰہی ذرائع اور طریقوں میں کامیابی کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ جو پہلے ناکام ثابت ہو چکے ہوں۔ اور وہ ہے اپنے خالق و مالک کے حضور نہایت خلوص کے ساتھ پکارنا جسے مختصر الفاظ میں مسلمان دعا اور ہندو پرارتھنا کہتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑے ہی دن ہوئے حضور نے فرمایا موجودہ پرخطر ایام اور مولناک مصائب کے دنوں میں ماہ اکتوبر کے ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا جائے۔ اور بکثرت دعائیں کی جائیں کہ خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کو تباہی سے بچائے

چنانچہ جماعت احمدیہ نے اس پر عمل شروع کر دیا ہے اب تک تین روزے رکھے گئے۔ اور دعائیں کی جا رہی ہیں۔ یہ دعائیں کس رنگ میں خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ یہ وہی جانتا ہے۔ لیکن یہ نہایت خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ اس وقت عام طور پر محسوس کیا جا رہا ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کوئی صورت پیدا کرے۔ تو اہل ہند خطرات اور مصائب سے بچ سکتے ہیں۔ اور اس کے لئے اسی سے دعا اور پرارتھنا کرنی چاہئے۔

ناظرین اخبار جانتے ہیں کہ ان دنوں کانگرس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کے لئے نواب صاحب بھوپال خاص طور پر جدوجہد فرما رہے ہیں اور اس قدر جدوجہد کہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ان کی تصویر شائع کرتے ہوئے اس کے متعلق لکھا ہے۔

"یہ وہ جادوگر ہے۔ جس نے نہرو اور جناح کو ملانے کا کمال کر دکھایا ہے"

ان کی ریاست کے ہوم منسٹر مسٹر شعیب قریشی نے دہلی میں نمائندگان دیر اند کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"ہر ایک مسلمان اور ہندو کو اس گفت و شنید کی کامیابی کے لئے دعا کرنی چاہئے"۔ (ڈان ۸ اکتوبر)

اسی سلسلہ میں گاندھی جی نے ۷ اکتوبر کو اپنی پرارتھنا کی مجلس میں بوجہ مون برت (خموشی) اپنے عقیدت مندوں کو جو تحریری پیغام دیا۔ وہ یہ تھا۔

"پولٹیکل گفتگو جو ہو رہی ہے۔ اس کے ضمن میں مجھے صرف ایک درخواست کرنی ہے۔ کہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

تعلیم الاسلام احمدیہ کالج قادیان میں داخلہ کے متعلق

۸ اکتوبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ فون دہلی سے حسب ذیل ارشاد برائے اشاعت موصول ہوا۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے اس سال تعلیم الاسلام کالج قادیان میں توکلاً علی اللہ بی اے اور بی ایس سی کی جماعتیں کھول دی گئی ہیں۔ اور اس وقت کالج میں ان جماعتوں کا داخلہ شروع ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالب علم داخل کرائیں۔ اور اپنے غیر احمدی احباب میں تحریک کریں۔ جزاھم اللہ خیراً

ہر ہندوستانی پرارتھنا کرے۔ کہ اس بار کانگرس اور مسلم لیگ میں جو اتحاد ہونے لگا ہے۔ وہ ۱۹۱۶ء کے کانگرس لیگ اور تحریک خلافت کے ہندو مسلم اتحاد سے بھی زیادہ مضبوط اور گہرا ہو۔ اور ملک میں ایسی فضا پیدا ہو جائے۔ کہ بھائی بھائیوں کا گلا کاٹنا بند کر دیں۔ اور ہم سب امن سے رہنا سیکھیں۔" (پربھات ۸ اکتوبر)

دوسرے دن گاندھی جی نے پھر اسی موقع پر مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "دیکھو اگر تم دل کی گہرائیوں سے امن کے تمنائی ہو۔ اور تمہیں ایشور پر وشواس ہے۔ تو تم سب کو پورے اخلاص کے ساتھ پرارتھنا کرنی چاہیئے۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے مذاکرات اختتام پذیر ہوں۔ اور ہم سب تہذیب کی فضا میں سانس لے سکیں یورپ یا دنیا کے کسی اور حصہ کا طرز زندگی کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ میں یہ ہرگز پسند نہیں کروں گا۔ کہ ہندوستانی وحشت کی سطح کے نیچے غرق ہو جائیں ...... ہر شخص اگر اپنے بھائی کے ساتھ امن و صلح کی فضا میں رہنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ کا سمجھوتہ ہو جائے۔ ...... میری تلقین آپ کو یہی ہے۔ کہ آپ سب کے سب خدا سے دعا کریں۔ کہ خدا آپ کے دلوں کو خفگی اور منافرت سے پاک رکھے۔ آپ کے لیڈروں کو دانائی عطا ہو۔ تاکہ ہندوستان اتحاد اور آزادی کی نعمت سے مالا مال ہو سکے۔ اگر وہ جھگڑوں اور منافشتوں کو خیرباد کہہ دیں۔ اور ایک دوسرے کی ہلاکت سے ہاتھ روک لیں۔ تو وہ فی الفور آزاد ہو جائیں گے۔" (انقلاب ۱۰ اکتوبر)

ان تحریکات سے ظاہر ہے۔ کہ جہاں ہندوستان کی ترقی اور آزادی کے لئے ہندو مسلم اتحاد کی اہمیت بخوبی محسوس کی جا رہی ہے۔ وہاں یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اس مقصد کے حصول کے لئے ظاہری جدوجہد کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاص مدد اور نصرت ضروری سمجھی جا رہی ہے۔ اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم کی بنا پر یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر تمام اہل ہند سچے جوش اور اضطراب کے ساتھ ہندو مسلم اتحاد کے لئے دعا کریں۔ تو خدا تعالیٰ ضرور قبول کریگا۔ اور ایسے سامان پیدا کر دیگا۔ کہ ہندو مسلمان بھائی بھائی بن جائیں۔ ... اور نہایت خوشحالی اور وقار کی زندگی بسر کرنے لگیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہر مضطر انسان کی دعا سنتا اور اس کی مشکلات دور کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم

دہلی میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

نئی دہلی ۵ اکتوبر۔ بعد نماز ظہر حضور احباب سے مختلف امور کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ بعد نماز مغرب بھی حضور دیر تک مجلس میں تشریف فرما رہے۔ اور احباب کے مختلف استفسارات کے جواب دیتے رہے۔ اس گفتگو کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

انجیل

عرض کیا گیا۔ انجیل کو کن معنوں میں خدا تعالیٰ کا کلام کہا جا سکتا ہے۔ موجودہ صورت میں تو وہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کی سوانح عمری معلوم ہوتی ہے۔

فرمایا۔ قرآن مجید نے موجودہ محرف شدہ انجیل کو نہیں بلکہ اس انجیل کو کتاب اللہ قرار دیا ہے۔ جو نازل ہوئی تھی۔ لیکن وہ انجیل بھی لفظاً لفظاً خدا تعالیٰ کے کلام پر مشتمل نہیں تھی۔ قرآن مجید سے پہلے کوئی شریعت بھی ایسی نازل نہیں ہوئی۔ جس کا لفظ لفظ براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پہلی کتب کو کتاب اللہ تو کہا جا سکتا ہے۔ لیکن کلام اللہ نہیں کہا جا سکتا۔ کلام اللہ صرف قرآن مجید ہی ہے۔

اوامر و نواہی کے مدارج

عرض کیا گیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو اوامر اور نواہی بیان فرمائے ہیں۔ ان کے درجات کا کس طرح علم ہو سکتا ہے؟

فرمایا یہ درجات معین نہیں کئے جا سکتے۔ کیونکہ ان کا تعلق انسان کے حالات کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر ایک بڑا گناہ کسی جبر یا دباؤ کے ماتحت کیا جائے تو وہ صغیرہ بن جائیگا۔ اور اگر ایک معمولی نظر آنے والا گناہ بغیر کسی دباؤ کے کیا جائے۔ تو وہ کبیرہ ہوگا۔ اسی طرح نیکیوں کی حالت ہے۔ یہ ایک نسبتی امر ہوتا ہے۔ اسی لئے اس سلسلے میں کوئی تعیین نہیں کی جا سکتی

غیر مسلم کی غیبت کرنا

عرض کیا گیا۔ کیا کسی غیر مسلم کی غیبت کرنا جائز ہے۔

فرمایا۔ غیبت کرنا ہر حال ناجائز ہے۔ خواہ وہ کسی مسلمان کی ہو یا غیر مسلم کی۔

انگلیوں سے پانی نکلنے کا معجزہ

عرض کیا گیا۔ احادیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انگلیوں میں سے پانی نکلنے کے معجزہ کا ذکر آتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

فرمایا:-

اس کا یہ مطلب نہیں کہ سچ مچ انگلیوں کے سروں میں سے پانی ٹپکنے لگ جاتا تھا۔ بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ بعض دفعہ ضرورت کے لحاظ سے تھوڑا سا پانی ہوتا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی انگلیوں کو اس میں ڈال دیتے تھے۔ اس کی وجہ سے غیر معمولی طور پر پانی میں برکت پیدا ہو جاتی تھی۔ سب لوگ اسے پی لیتے۔ لیکن وہ ختم نہ ہوتا تھا۔ یہ معجزہ واقعی کئی مواقع پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ظاہر ہوا ہے۔

ڈبوں کا گوشت

عرض کیا گیا ملٹری میں ڈبوں میں بند ہو کر جو گوشت آتا ہے۔ وہ استعمال کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

فرمایا۔ یہ گوشت تو یقیناً جھٹکہ ہوتا ہے۔ اس کا استعمال حرام ہے۔

معجزہ شق القمر

عرض کیا گیا۔ معجزہ شق القمر کی حقیقت کیا تھی۔

فرمایا۔ عرب لوگ خواب میں چاند کے پھٹنے سے حکومت کی تباہی مراد لیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خبر دی کہ اب عرب کی موجودہ حکومت پاش پاش ہو جائیگی۔ اور اس کی تباہی کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ اس پیشگوئی کو چاند کے پھٹنے کی صورت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک کشف کے ذریعہ ظاہر کیا گیا۔ اور یہ کشفی نظارہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرف سے بعض کفار کو بھی دکھا دیا۔ تاکہ وہ بھی اس کے گواہ رہیں۔ کفار کو کشف کا ہونا کوئی تعجب انگیز امر نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک جج کے سامنے وکیل بھی ہوتا ہے۔ اور مجرم بھی لیکن دونوں کی حیثیت الگ الگ ہوتی ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی

عرض کیا گیا۔ قرآن مجید میں حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا جو ذکر ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

فرمایا۔ پرانے زمانہ میں یہ رواج تھا۔ کہ بادشاہ اپنی طاقت کے اظہار کے لئے ایک جانور چھوڑ دیتے۔ اگر کوئی اس جانور پر ہاتھ اٹھاتا۔ تو اسے بادشاہ کے خلاف ایک چیلنج تصور کیا جاتا۔ اسی رواج کے مطابق جب حضرت صالح تبلیغ کرتے اور لوگ ان کی اونٹنی کو مارتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اونٹنی کے مارنے کو حضرت صالح علیہ السلام کے خلاف ان کا ایک چیلنج قرار دیا۔ اور اسی بنا پر عذاب نازل کرنے کی خبر دی۔

عرض کیا گیا یدبر الامر من السماء الی الارض کے ماتحت بہائی کہتے ہیں۔ کہ قرآن مجید ہزار سال کے بعد دنیا سے اٹھا جانا تھا۔ سو اٹھ گیا۔ اب نئی شریعت کی ضرورت ہے۔

فرمایا۔ یہاں جو کچھ خبر دی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہزار سال میں اٹھیگا۔ گویا جس وقت سے قرآن شریف اٹھنا شروع ہوگا اسی وقت سے ہزار سال تک اٹھتا چلا جائیگا۔ اس میں یہ بتایا۔ کہ آہستہ آہستہ لوگوں کا عمل قرآن پر کمزور ہو جائیگا۔ اور ایک ہزار سال تک یہ حالت ہوگی۔ چنانچہ استحکام قرآن تین سو سال تک ہوتا چلا گیا۔ اور پھر ہزار سال میں ضعف قرآن ہوتا چلا گیا یعنی مسلمانوں کے اعمال قرآن کے مطابق نہ رہے۔

عرض کیا گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کوئی ہے جو آنکھ جھپکتے ہی عرش کو لے آئے۔ اس سے کیا مراد ہے۔

فرمایا یہ جو کہا کہ آنکھ جھپکتے لے آؤ۔ یہ محاورہ ہے جو روزانہ بولا جاتا ہے۔ آنکھ جھپکتے کام کرنے سے مراد جلدی کام کرنا ہوتا ہے

قرآن کریم کامل الہامی اور ابدی شریعت ہے

(۲)

(۱) اللہ تعالے نے قرآن مجید کی ابدی حفاظت کے ایسے ذرائع پیدا کردیئے ہیں۔ کہ قرآن کریم اپنے نزول کے بعد فوراً تمام دنیا میں پھیل گیا اور اس وجہ سے اس میں تغیر و تبدل کا امکان نہ رہا۔ روسی حکومت نے جب ایک مرتبہ ارادہ کیا۔ کہ قرآن کریم سے جہاد کی آیات نکال کر اسے شائع کرائے۔ تو اسے کہا گیا کہ یہ ممکن نہیں۔ کیونکہ قرآن کریم ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اس پر وہ اس ارادہ سے رک گئی۔

(۲) ایک ذریعہ اللہ تعالے نے قرآن کریم کی حفاظت کا یہ قائم کردیا۔ کہ ہر زمانہ میں اسکے معانی و مطالب کی حفاظت کے لئے امت محمدیہ میں مجددین آتے رہے۔ چنانچہ ہر صدی کے سر پر ایسے مجددین آتے رہے۔ جو قرآن کریم کی صحیح تفسیر اور اسلام کی اصل تعلیم پیش کرتے رہے۔ اور موجودہ زمانہ میں جبکہ گمراہی اپنے کمال کو پہنچ گئی۔ تو اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کرکے اسلام کا صحیح چہرہ اور قرآن کریم کی صحیح تفسیر ظاہر کی۔

(۳) ایک اور ذریعہ اللہ تعالے نے قرآن مجید کی ابدی حفاظت کا یہ مقرر کیا۔ کہ اسلامی علوم کی بنیاد قرآن کریم پر قائم کردی۔ اور اس طرح قرآن کریم کی ہر حرکت و سکون محفوظ ہوگئی۔ مثلاً نحو کی ایجاد کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ کے پاس کسی شخص نے شکایت کی کہ بعض نومسلم قرآن غلط پڑھتے ہیں۔ اس وقت آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ آپ نے اسی حالت میں کچھ قواعد نحو بتائے۔ اور فرمایا اس قسم کے قواعد کو ضبط تحریر میں لے آؤ۔ اس سے نومسلمان کو صحیح تلاوت کی توفیق مل جائے گی۔ اسی طرح تاریخ مسلمانوں نے ایجاد کی تو قرآن کریم کی خدمت کے لئے کیونکہ قرآن کریم میں مختلف اقوام کے حالات کا ذکر ہے۔ ان کو جمع کرنے لگے۔ تو باقی دنیا کے حالات بھی جمع کردیئے۔ اسی طرح علم حدیث علم فقہ یہ سب علوم قرآن کریم کی خدمت کے لئے ایجاد کئے گئے

(۴) قرآن کریم کے نزول کی ایک زبردست غرض جو آج بھی موجود ہے یہ تھی کہ ان اقوام کو جو قعر ذلت میں گری ہوئی تھیں اور جن کو ساری دنیا حقارت کی نظر سے دیکھ رہی تھی۔ جو علم میں اخلاق میں عمل میں گری ہوئی تھیں۔ قرآن کریم کے ذریعہ بلندی کے اعلے منار پر پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس وقت جبکہ چاروں طرف سے مسلمان مصائب کا تختہ مشق بنائے جارہے تھے۔ اور جبکہ اسلام قبول کرنا اور قرآن کریم کو ماننا ہر قسم کی ذلت اختیار کرلینے کے مترادف تھا۔ اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا اے رسول تو کہدے انہ لذکر لک ولقومک کہ اس قرآن کے ماننے والے اس کتاب پر عمل پیرا ہو کر ساری دنیا میں بلند مرتبہ حاصل کریں گے۔ اور ترقی کا اعلے مقام پائیں گے۔ چنانچہ دیکھ لو کس طرح تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن کریم کی بدولت ساری دنیا میں مسلمان غالب ہوگئے۔ اور دینی و دنیوی علوم میں راہ نما بن گئے۔ حالانکہ ان کی پہلی حالت نہایت ہی ادنےٰ تھی۔

(۵) قرآن کریم ہر قسم کی سیاسی۔ اقتصادی معاشرتی اور دینی اور انتظامی تعلیمات کا مجموعہ ہے جب کوئی شریعت نازل ہوئی۔ تو اس کے پیرووں کو حکومت بھی جلد مل گئی۔ تا اس کے بعض حصوں کی خوبیاں پوری طرح ظاہر ہوسکیں۔ چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام شارع نبی تھے۔ ان کی شریعت کو پورے طور پر نافذ کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ حکومت بھی حضرت موسےٰ علیہ السلام کے پیرووں کو ملے۔ خدا تعالے نے ان کو حکومت عطا کردی اور اس طرح شریعت موسویہ پورے طور پر مستحکم ہوگئی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت خدا تعالے نے کہا چونکہ شریعت اسلامیہ ہر طور سے کامل تھی۔ حامل شریعت یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی کامل نبی تھے۔ اس لئے آپ کو اور بھی جلد اللہ تعالے نے حکومت عطا کی۔ اور اس طرح شریعت محمدیہ نہ صرف ملک عرب۔ و عجم میں بھی مستحکم ہوگئی۔ پس جب بھی خدا تعالے کا ارادہ نئی شریعت نازل کرنے کا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالے نے اپنے تصرف سے حکومت بھی ان کے پیرووں کو عطا کردی۔ اور یہ امر اس بات کا زندہ ثبوت تھا۔ کہ اس شریعت کا اتارنے والا خدا تعالے ہے جو قادر مطلق اور احکم الحاکمین ہے

(۶) قرآن شریف کے تمام احکام ایسے اعلےٰ اور فطرت صحیحہ کے مطابق اور ہر ملک و قوم کے لئے قابل عمل ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں ہوسکتے۔ اور آج اس روشنی کے زمانہ میں قرآن کریم کے بعض احکام پر مدتوں سے عیسائی وغیرہ جو اعتراضات کرتے چلے آرہے تھے۔ واقعات نے ان کی تغلیط کردی ہے۔ اور بتادیا ہے کہ دراصل جو اسلام کا حکم ہے وہی بہترین ہے۔ مثلاً تعدد ازدواج پر مدتوں سے اعتراض کئے جاتے تھے۔ مگر ان جنگوں کے باعث اس کثرت سے عورتوں کی تعداد بڑھ گئی ہے کہ اہل یورپ کو اس نے حیران کردیا ہے۔ کہ ان کا کیا انتظام کرے۔ اور سوائے قرآن کریم کے زریں حکم کے جو تعدد ازدواج کے متعلق ہے ناممکن ہے۔ کہ یہ مسئلہ حل ہوسکے۔ اسی طرح مساوات کا زریں سبق جو اسلام نے دیا ہے آج اگر دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے تو اس کے مطابق ہی اسی طرح جنگوں میں شکست خوردہ اقوام سے جو سلوک اسلام نے بتایا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جو نمونہ دکھایا ہے۔ وہی سلوک ہے جس کے نتیجہ میں امن قائم ہوگا۔ ورنہ دنیا عنقریب تیسری عالمگیر جنگ میں مبتلا ہوجائیگی۔

الغرض اسلام کا ہر ایک حکم دنیا کے امن کا ضامن ہوسکتا ہے اور اس کی تعلیم ساری دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرسکتی ہے۔ کیونکہ اس کی عالمگیر تعلیم سے دنیا دکھوں اور مصائب سے نجات پاسکتی ہے

لیکن اس کے مقابل پر بہائیت کی تعلیم میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اسکو اس عالمگیر قرآنی تعلیم سے اتنی بھی نسبت نہیں جتنی آٹے میں نمک کو ہوتی ہے۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اسی طرح اسلام نے سوسائیٹیوں کے درمیان امن قائم کرنے کے اصول بتائے۔ ورثہ نکاح۔ طلاق وغیرہ امور کے متعلق احکام دیئے۔ انہی پر عمل کرکے دنیا امن میں آسکتی ہے۔ ہیں کوئی بتائے تو سہی کہ وہ کونسا اسلامی حکم ہے۔ جس پر آج عمل نہیں ہوسکتا۔ اور جس سے بہتر حکم بہائی شریعت میں موجود ہے

(۷) شریعت کی مثال بارش کی طرح ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف نے متعدد مقامات پر باحسن وجوہ یہ مضمون بیان کیا ہے۔ پس جس طرح وقت اور موسم میں بارش برس کر خشک اور بنجر زمین کو سیراب کرتی۔ اور سرسبز بنادیتی ہے۔ اسی طرح سچی شریعت انسانی قلوب کی زمین میں عظیم الشان اثر پیدا کرکے قلوب کے زنگ اور میل دور کرتی۔ اور ان کو مصفےٰ اور مطہر بنادیتی ہے۔ اور اس شریعت کے جذب و اثر سے ایک دنیا اس کی طرف مائل ہوجاتی ہے۔ اور اسے بڑی قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف نے ایک عالم پر اپنا ایسا اثر کیا۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک دیکھ لیں جو عظمت اور جو قبولیت خدا تعالے نے اس کتاب کو دی ہے۔ کسی کتاب کے متعلق اس کی نظیر نہیں ملتی۔

دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن شریف ہے سب سے زیادہ من وعن حفظ کی جانے والی کتاب قرآن کریم ہے۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں حفاظ پائے جاتے ہیں۔ قرّاء اپنی قرأتوں میں۔ ہر مسلمان روزانہ اپنی پنج وقتہ نمازوں میں اس کی تلاوت کرتا ہے۔ اور رمضان کے مہینہ میں تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔ آج متعصب عیسائی بھی یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ جو قبولیت اور جس کثرت سے قرأت قرآن کی ہے۔ کسی مذہبی کتاب کی نہیں۔ یہ اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ خدا تعالے نے اپنے فضل اور تصرف سے اس کو زندہ کیا ہے۔

خاکسار۔ ظہور حسین سابق مبلغ روس و بخارا

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے (ایڈیٹر)

الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
نہایت شاندار رنگ میں پورا ہو رہا ہے

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سرور دوجہان حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جو نبی آیا۔ اسکی مخالفت کی گئی۔ اس کے مشن کو روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ مگر نتیجہ کیا نکلا وہ واضح اور عیاں ہے۔ نبی کی مخالفت طبعی امر ہے۔ ہر ایک نبی کی مخالفت کی گئی۔ اور حد سے زیادہ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہٖ یستھزءون۔ ہائے افسوس لوگوں پر جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول آیا۔ انہوں نے اس کی باتوں کو ہنسی اور مخول میں اڑایا۔ سرور دوجہان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب تشریف لائے۔ اور آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے دنیا کا ہادی اور رہنما بنایا ہے۔ مگر لوگوں نے اس مقدس اور اولو العزم نبی کے ساتھ بھی برا سلوک کیا۔ مخالفت کی آگ چاروں گوشوں میں بھڑک اٹھی۔ اور آپ کے مشن کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ مگر مخالف جس قدر مخالفت کرتے آپ کو اتنی ہی ترقی حاصل ہوتی۔ اور آپ کا فیض اور نور دنیا کو فیضیاب اور منور کرتا رہا۔ آج تک کر رہا ہے۔ اور تاقیامت کرتا رہے گا۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ عزّ وجلّ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کلّ مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ مشکوٰۃ کتاب العلم) ان الفاظ میں آپ نے مجددین کے متعلق جو خبر دی تھی۔ وہ پوری ہوتی رہی۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس پیشگوئی کے پورے ہونے کا وقت آ پہنچا۔ جو آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام کے متعلق فرمائی تھی۔ فرمایا ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان وتنخسف الشمس فی النصف منہ یعنی مجددوں کے علاوہ میں ایک عظیم الشان وجود کی بھی بشارت دیتا ہوں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کی صداقت نصف النہار کی طرح معرض وجود میں آئی۔ اور مہدی علیہ السلام کا مقدس وجود دنیا میں ظاہر ہوگیا۔ آپ نے جب مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ تو علماء میں مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور کفر کے فتوے لگائے گئے۔ قسم قسم کی تکالیف آپ کو دی گئیں۔ آپ پر ایمان لانے والوں پر مظالم کے پہاڑ گرائے گئے۔ اور کہا گیا ہم آپ کا مشن کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ مگر اسی وقت اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک مسیح اور مہدی کو فرمایا۔ تو ان لوگوں سے کہہ دے۔ میرا خدا کہتا ہے۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" یہ الہام آپ کو اس حالت میں ہؤا۔ جبکہ مخالفت کی آگ چاروں گوشوں میں زوروں پر تھی۔ بیگانے تو بیگانے اپنے بھی دشمن بنے ہوئے تھے۔ مگر یہ آواز ظلم کی وادیوں۔ مخالفت کی کالی گھٹاؤں اور دشمنی کے گھنے جنگلوں میں۔ بجلی کی کڑک کی طرح دنیا میں پھیلنی شروع ہوئی۔ اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگی۔ حضور کا مقدس وجود اور پاکیزہ پیغام آب حیات ثابت ہؤا۔ اور پیاسی روحوں نے اس آب حیات کے جام کو اپنے لبوں سے لگاکر دوبارہ زندگی حاصل کی۔ حضور کی آواز دنیا کے کونے کونے میں پھیلی اور بجلی کی طرح ایک سرے سے دوسرے سرے تک کوند گئی۔ اور آج آپ کے نام لیوا اور آپ پر اپنا دل اور جان فدا کرنے والے صرف یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ آسٹریلیا اور چین و جاپان میں ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کے ہر گوشے میں موجود ہیں۔

پس اے دشمنانِ سلسلہ خدارا اس الہام پر ٹھنڈے دل سے غور کرو۔ کہ کس بے بسی کی حالت میں یہ نازل ہؤا۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور آج حضور کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی۔ اور نہ صرف پہنچی۔ بلکہ احمدیت کے تناور درخت دنیا کے ہر حصہ میں پیدا ہوگئے۔ جن کی شاخیں دور دور تک پھیلیں اور لوگ ان کے تلے آرام کا سانس لے رہے ہیں۔ اگر احمدیت میں صداقت نہ ہوتی۔ اگر اس کے ساتھ خدائی نصرت نہ ہوتی۔ تو یقیناً ابھی تک نیست و نابود ہو چکی ہوتی۔ مگر مخالفوں کا جو نتیجہ نکلا۔ وہ دنیا پر واضح ہے۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام مخالفوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ ؎

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

پس اگر آپ اپنے دعویٰ میں نعوذ باللہ جھوٹے ہوتے۔ تو کیا آپ کا مندرجہ عنوان الہام اسی طرح پورا ہوتا؟ آپ نے اس آواز کو ایک گمنام بستی سے بلند کیا۔ اور فرمایا میرا خدا فرماتا ہے۔ کہ میں تجھے ساری دنیا میں شہرت دوں گا۔ اور اس بستی کو ترقی دوں گا۔ قادیان دارالامان کی پہلی حالت اور موجودہ حالت کا بے انتہا فرق اس بات پر شاہد ہے۔ کہ واقعی یہ آواز خدا تعالےٰ کی طرف سے تھی۔ قادیان کی مقدس بستی بڑھی اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے فدائی پیدا ہوئے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کی مے کا جام نوش کیا۔ اور اس محبت کے نشہ میں چور ہو کر اپنے رشتہ داروں والدین اور بیوی بچوں کو الوداع کہہ کر دنیا میں اس نور کو پھیلانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے وہ سفید لوگوں کے پاس گئے۔ سرخ اور سیاہ لوگوں کے پاس پہنچے۔ اور اس تاریک اعظم کو ہدایت کے نور سے منور کیا۔ ان سرفروش مجاہدین میں سے بعض کے حصہ میں دنیا کا تاریک براعظم آیا۔ اور وہ کالے لوگوں کے پاس پہنچے۔ اور اس تاریک براعظم کو ہدایت کے نور سے منور کرنا شروع کیا یہاں بھی مخالفت کی وہ آگ بھڑکی۔ کہ الاماں۔ احمدیت قبول کرنے والوں پر مظالم کے پہاڑ گرائے گئے۔ ان کو ہر قسم کی تکالیف دی گئیں۔ ان کو ذلیل کیا گیا۔ ان کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ مگر چونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کی مے نوش کر چکے تھے۔ ان تکالیف نے ان پر ذرا بھر اثر نہ کیا۔ ہمارے ایک امام کو جس کا نام القاھم سنوسی ہے۔ ایک اشد ترین مخالف پیراماؤنٹ چیف نے صرف احمدیت کی وجہ سے چودہ دن تک برسر بازار باندھ رکھا۔ اور طرح طرح کی تکالیف دیتا رہا۔ ایک اور امام کو چیف نے اپنے کورٹ میں بلا کر سزا دی۔ اس کی پگڑی کو فٹ بال بنایا اور سپاہیوں نے اس میں لوگوں کے سامنے پیشاب کیا۔ یہ صرف دو مثالیں ہی نہیں۔ اس قسم کے کئی واقعات ہیں۔ جن کو سنکر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور علیہ السلام کی محبت میں سرشار اور سرفروش مجاہدین تحریک جدید جو اس ملک میں کام کر رہے ہیں۔ ان کو ان باتوں کی کوئی پروا نہیں۔ افریقہ کے گھنے جنگلوں اور بلند پہاڑوں کا پیدل سفر ان کے آگے ایک حقیر چیز ہے۔ یہ خوف نہیں کہ جنگل میں بے شمار درندے ہیں۔ یا دشمنوں کی کثرت ہے۔ نڈھال کر دینے والا طویل سفر ہے۔ ان چیزوں کا خیال تک ان کے دل میں نہیں آتا۔ ہاں ایک خیال اور صرف ایک خیال ہوتا ہے۔ کہ جس کام کے لئے گھروں سے نکلے ہیں۔ اس کو کما حقہٗ پورا کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی دعاؤں کی برکت سے یہاں احمدیت کے ایسے فدائی پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ ان کے ایمان کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔ کئی احمدیوں کے مونہوں سے (جن کو پیراماؤنٹ چیف حد سے زیادہ دکھ دیتے ہیں) میں نے سنا کہ یہ چیف جتنا چاہیں۔ دکھ دے لیں۔ خواہ قتل کر دیں۔ ہمارا گھر بار لوٹ لیں۔ اور ذلیل کریں۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ اگر یہ ہمیں قتل کر دیں گے۔ تو ہمارا بال بال گواہی دیگا۔ کہ ہم احمدی ہیں۔ اور احمدیت پر قائم ہیں۔ ہمارا خون اس بات کی گواہی دے گا۔ کہ ہمیں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے بہایا گیا۔ غور کرنے کی جگہ ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی قوت قدسیہ کتنی دور ہزاروں میلوں پر اپنا کام کر رہی ہے۔ اور لوگوں کے دل منور ہو رہے ہیں۔ اگر امرتسر کے گمنام محلے میں بیٹھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب لکھ دیتے ہیں۔ کہ افریقہ میں یہ لوگ یونہی لوگوں کو

احمدی کہتے ہیں اچھی طرح احمدیت کو ان پر واضح نہیں کرتے۔ تو یہ مولوی صاحب کی خوش فہمی ہے۔ انہوں نے اپنا سارا زور اس بات پر لگا دیا۔ کہ حضور علیہ السلام کو ناکام کریں۔ مگر ہر صبح جو ان کے لئے چڑھتی تھی ان کی ناکامی اور نامرادی کا پیغام لائی۔ میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر مولوی صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہاں احمدیوں اور دوسرے لوگوں کے درمیان جو فرق ہے وہ ہندوستان بلکہ قادیان کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے فرق کی طرح واضح ہے۔ جو جو ذمہ داریاں ہم پر ہندوستان میں ہمارے مرکز میں ہیں۔ بعینہ وہی ذمہ داریاں یہاں کے احمدیوں کے کندھوں پر ہیں۔ جناب مولوی صاحب اگر آپ ان احمدیوں کے مونہوں سے ان کے ایمان کا اظہار سنیں تو شاید آپ کے حواس باختہ ہو جائیں۔ اور آپ حیران رہ جائیں۔ جناب مولوی صاحب! کئی احمدیوں کو محض احمدیت کی وجہ سے اس قدر تکالیف دی جاتی ہیں۔

عبدالحق مولوی فاضل واقف زندگی
تحریک جدید از سیرالیون

دفتر ریویو انگریزی اردو کے لئے ۲ دو کارکنان کی ضرورت

دفتر ریویو آف ریلیجنز انگریزی اردو کے لئے ایک اسسٹنٹ ایڈیٹر کی فوری طور پر ضرورت ہے جس کا گریڈ ۱۰۰-۵-۴۰ کا ہے۔ اور سولہ روپے ماہوار قحط الاؤنس مزید برآں ہے درخواست کنندہ انگریزی اردو میں مضامین لکھنے کی کافی مہارت رکھتا ہو۔ (۲) ایک انٹرنس پاس کلرک کی بھی فوری طور پر ضرورت ہے۔ جس کا گریڈ ۵۰-۲-۳۰ ہوگا۔ اور چودہ روپے قحط الاؤنس بھی ملیگا۔ درخواستیں بنام ناظر تالیف و تصنیف فوراً آنی چاہئیں ہر دو اسامیاں مستقل ہیں۔

خیرالدین ناظر تالیف و تصنیف

ڈرائیوروں کی ضرورت

ایسے واقفین کی ضرورت ہے جو موٹر لاری یا کارلاری کی ڈرائیونگ سے بخوبی واقف ہوں سلسلہ کی خدمت کرنے والے نوجوانوں کے لئے سنہری موقعہ ہے کہ وہ اپنی زندگی اسلام کے لئے وقف کر کے اپنے بیعت کے عہد کو پورا کریں۔ وکیل الدفتر تحریک جدید

لنڈن میں ایک مخلص احمدی خاتون کا انتقال

لنڈن میں عاجز کی والدہ محترمہ اہلیہ بابو عزیز الدین صاحب مرحوم کی ناگہانی وفات کا علم احباب کو ہو چکا ہے۔ اور ہمارے اس صدمہ میں بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط و تار ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ خدا تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے میں ان سب کا تہ دل سے ممنون ہوں اور ان کی خدمت میں فرداً فرداً بھی شکریہ کا خط لکھ رہا ہوں۔

چونکہ میری والدہ صاحبہ کی وفات غریب الوطنی میں ہوئی۔ اور جنازہ میں صرف ۳۰ کے قریب حاضری تھی (جو گو اس لحاظ سے کہ نماز جنازہ لنڈن میں ادا کی گئی۔ ہمارے لئے غنیمت ہے) اس لئے والدہ مرحومہ کے مختصر حالات دعا کی غرض سے پیش کر رہا ہے۔ احباب جماعت میری والدہ صاحبہ کے درجات کی بلندی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ والدہ محترمہ کی عمر پچاس سال کے قریب تھی۔ اور آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہوا تھا۔ اس لحاظ سے صحابیہ ہونے کا فخر حاصل تھا۔ ہمارے نانا میاں قمرالدین صاحب رضی اللہ عنہ لاہور میں بہت پرانے بیعت کرنے والوں میں سے تھے۔ والدہ صاحبہ چھوٹی عمر میں یتیم ہو گئیں۔ اور ان کی پرورش ان کے چچا میاں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے کی جو ایک بزرگ صحابی تھے۔ والدہ صاحبہ کی شادی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہوئی۔ والد صاحب اس وقت محکمہ نہر میں ملازم تھے مگر بیرون ممالک میں تبلیغ کے خیال سے ۱۹۱۸ء میں ملازمت سے لمبی چھٹی لی۔ اور بیوی بچوں سمیت قادیان آ گئے۔ چند ماہ وہاں قیام کر کے اپنے خرچ پر انگلستان بغرض تبلیغ پہنچے۔ اس نیک مقصد کے لئے والدہ صاحبہ نے اپنا سارا زیور بخوشی پیش کر دیا۔ خدا تعالےٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ اور ان کے لئے آخرت میں ہر قسم کی خوشیاں مہیا فرمائے۔ آمین۔ والد صاحب انگلستان پہنچ کر سلسلہ کی ملازمت میں آ گئے سال رہے یہ عرصہ والد صاحب نے قادیان میں گذارا۔ آپ کا بہت سا وقت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں گذرا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندان کے دیگر بزرگوں کا سلوک ہم سب کے ساتھ عموماً اور والدہ صاحب کے ساتھ خصوصاً نہایت شفقت اور محبت کا رہا۔ حضرت امیر المومنین۔ حضرت ام المومنین۔ حضرت سیدہ ام طاہر رضی اللہ عنہا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے ہر دکھ اور تکلیف میں امداد فرمائی۔ قادیان کے بعض دیگر بزرگ بھی ان کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتے رہے۔ جن میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی اہلیہ مرحومہ (رضی اللہ عنہا) مولوی عبدالمغنی خانصاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ اور مکرم مرزا مہتاب بیگ صاحب ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں والدہ صاحبہ ہم سب بھائیوں کو بزرگان سلسلہ کی صحبت میں بیٹھنے کی تاکید فرماتی رہتیں۔ ان کی اس نصیحت پر عمل کر کے میں نے ذاتی طور پر بہت فائدہ حاصل کیا۔ اور ان کی اس اعلےٰ تربیت کا اثر میں اپنے وجود میں آج تک محسوس کرتا ہوں۔ گو مجھے پندرہ برس کی عمر میں دارالامان سے انگلستان آنا پڑا۔ اور زندگی کی جدوجہد اور بعض مجبوریوں کے باعث یہاں رہتے ہوئے اٹھارہ سال کا طویل عرصہ گذر گیا۔ تاہم بزرگوں کی دعاؤں اور ان کی نیک صحبت کے اثر نے ہر خطرہ اور مشکل کے وقت تباہی سے محفوظ رکھا۔ غربت اور مالی تکالیف کے باوجود والدہ صاحبہ یتیم اور غریب بچوں کو اکثر گھر میں بلاتیں اور کھانا کھلاتیں۔ اور ہمیشہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر ہر نیک تحریک میں حصہ لینے کی کوشش کرتیں۔ انہوں نے والد صاحب سے پندرہ سال اور مجھ سے اٹھارہ سال کی جدائی کا غم نہایت صبر سے برداشت کیا۔ والد صاحب کی انگلستان سے بیماری کی حالت میں واپسی اور چند ہفتوں کے بعد وفات اور پھر میری چھوٹی ہمشیرہ کی ان کے چند ماہ بعد وفات کے صدمات سے ان کی صحت کمزور ہونی شروع ہو گئی۔ وہ اکثر یہ دعا مانگا کرتیں کہ مولا کریم مجھے ایک دفعہ میرے بڑے لڑکے (مراد خاکسار) سے ملا دے۔ پھر بے شک مجھے اپنے پاس بلا لینا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی دردبھری دعائیں سن لیں۔

گذشتہ سال میں نے اپنے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالمنان کو لنڈن اس غرض سے بلایا کہ اس کے نام کام منتقل کر کے میں خود واپس قادیان چلا آؤں۔ لیکن بحاری جہازوں پر پابندیاں نہ ہٹنے کی وجہ سے میں واپس نہ آ سکا۔ اس لئے والدہ صاحبہ سے اپنے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالرحمٰن کے ہمراہ چند ماہ کے لئے انگلستان آنے کی درخواست کی۔ وہ اپنے جوش محبت کے سبب ساڑھے پانچ ہزار میل کے بحری سفر کی تکلیف قبول کرنے کے لئے فوراً آمادہ ہو گئیں۔ اور ۱۷ جولائی کو بخیریت انگلستان پہنچ کر اٹھارہ برس سے بچھڑے ہوئے بیٹے کو اپنے گلے لگا لیا۔ میری اس انتہائی خوشی کو جو مجھے اپنی والدہ سے اتنے لمبے عرصہ کے بعد ملاقات کرنے سے ہوئی ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے۔ لیکن آہ! یہ خوشی کتنی عارضی تھی مگر ہمیں اس کے عارضی ہونے کا وہم و گمان تک نہ تھا۔ البتہ والدہ صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سے اپنی آخری ملاقات کا ذکر دو تین دفعہ کیا۔ خدا کی قدرت کہ حضور نے والدہ صاحبہ سے اس ملاقات کے موقعہ پر کہا کہ وہاں آپکی صحت کمزور رہتی ہے اور آپ موصیہ ہیں اگر وہاں فوت ہو گئیں تو کیا ہوگا پھر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ انگلستان والے قبر بہت چھوٹی بناتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے پیارے خلیفہ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ لفظ بلفظ پورے ہوئے وفات سے چند گھنٹے پہلے میری توجہ ان الفاظ کی طرف مبذول ہوئی۔ اور والدہ صاحبہ کو دفناتے وقت بھی جبکہ صندوق قبر کی دیواروں کو لگتا ہوا رسیوں کے ذریعے نیچے اتارا گیا

آپ کو انگلستان میں آئے سات ہفتہ کا قلیل عرصہ ہی گذرا تھا۔ اور اس دوران میں چند تاریخی مقامات لنڈن اور اس کے گرد و نواح میں والدہ صاحبہ کو دکھانے میں مصروف تھا کہ اچانک اجل کا پیغام آ پہنچا۔ شنبہ کو رات کے وقت جبکہ ہم چہرا…

اور جمعہ کی درمیانی رات تھی۔ ان کے جسم کے دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ ہم تینوں بھائی ان کے پاس تھے۔ میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمانے لگیں۔ اب میرے سفر آخرت کا وقت آپہنچا ہے۔ میں نے تسلی دینے کی کوشش کی لیکن چند منٹ بعد ان پر بیہوشی طاری ہوگئی جو آخر دم تک رہی اور ۶ ستمبر بروز جمعہ صبح ساڑھے نو بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ڈاکٹروں نے موت کا باعث خون کا دباؤ بڑھنے سے دماغ کی رگ پھٹ جانا بتایا۔ یہاں پہنچنے پر سوائے دانتوں کی تکلیف کے انہیں کسی اور بیماری کی شکایت نہ تھی۔ ڈاکٹر کی رائے بھی یہی تھی۔ کہ ان کی صحت اچھی ہے اور ذیابیطس جس کا علاج وہ ہندوستان میں کرا رہی تھیں۔ یہاں آکر اس کی شکایت محسوس نہ ہوئی۔

اس صدمہ کے موقع پر عاجز امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن اور دیگر مبلغین جماعت کا جو آج کل لنڈن میں مقیم ہیں۔ نیز تمام احباب جماعت لنڈن کا بہت ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے ہر طرح ہماری دلجوئی کی۔ میرے چھوٹے بھائی عبد المنان کی اہلیہ بھی دعا کی خاص مستحق ہیں کہ اس بے وطنی میں انہیں یہ صدمہ اٹھانا پڑا اور باوجود طبیعت کی سخت کمزوری کے تکفین کا سارا کام اپنے ہاتھ سے کیا اور جملہ امور کی سرانجام دہی کے بعد خود دو گھنٹے بیہوش رہیں۔ والدہ صاحبہ مرحومہ کو یہاں بروک ووڈ (Brookwood) کے قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ انکی لاش اگلے سال قادیان لانے کا ارادہ ہے۔ خدا اس کی توفیق دے (خاکسار عبد العزیز از لنڈن)

احراری اخبار "آزاد" کی کذب بیانی

۳ ستمبر کے اخبار "آزاد" میں شائع ہوا ہے کہ موضع چک چھٹہ متصل حافظ آباد میں جو مناظرہ احرار اور جماعت احمدیہ کے درمیان ہوا اس نتیجہ میں سات احمدیوں نے ارتداد اختیار کر لیا ہے یہ سراسر جھوٹ ہے موضع چک چھٹہ میں صرف ایک احمدی ہے۔ جو بفضل خدا پکا احمدی ہے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل امیر جماعت احمدیہ پیر کوٹ

احباب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بلاد مشرقی کے ساتھ تجارت کرنے والی کمپنی کے اجراء کا اعلان فرمایا تھا۔ اور تحریک فرمائی تھی کہ دوست اس میں حصہ لیں جس کے ذریعہ امید ہے۔ کہ تبلیغ احمدیت و اسلام کے نئے دروازے کھلیں گے۔ بہت سے احباب نے حضور کے ارشاد کے ماتحت اس میں حصہ لیا ہے۔ جو دوست حصہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ جلدی کریں ایسا نہ ہو کہ مطلوبہ رقم کے پورا ہو جانے کے بعد وہ حصہ لینے سے محروم رہ جائیں۔ کارخانہ کشید روغن کے لئے مطلوبہ رقم پوری ہو چکی ہے۔ اس میں اب مزید گنجائش نہیں کمپنی بلاد مشرقی کے حصص کی قیمت ابھی مقرر نہیں ہوئی۔ پراسپکٹس شائع ہونے پر قیمتوں کا اعلان کیا جائے گا۔ اس لئے دوست اپنے وعدے رقم کی صورت میں ارسال فرمائیں۔ (وکیل التجارت للتحریک جدید)

ایک احمدی مجاہد حج کے لئے روانہ ہو گئے

مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے لیگوس سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر لیگوس سے مکہ شریف کیلئے برائے حج روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ فریضہ بخیر و عافیت ادا کریں۔

1034

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

میرٹھ ۸ اکتوبر۔ یو۔پی پراونشل کانگرس کمیٹی کی کونسل نے اندازہ لگایا ہے کہ انڈین نیشنل کانگرس کے ۵۴ ویں سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں ۲۵ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔

واشنگٹن ۸ اکتوبر۔ امریکی حکام نے روسی سفیر کو نیویارک کے ہوائی اڈہ پر محکمۂ کسٹم کے ایک اعلان پر دستخط کرنے سے انکار کرنے پر گرفتار کر لیا ہے۔ روس نے اس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔

ٹوکیو ۸ اکتوبر۔ مشرق بعید کے انٹرنیشنل ملٹری ٹربیونل نے روس کا یہ مطالبہ منظور کر لیا ہے کہ شہنشاہ جاپان ہیرو ہیٹو کے خلاف بھی مقدمہ چلایا جائے۔ کیونکہ یہ بھی جنگی مجرم ہے۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ نوجوان برطانی سیاست دان آرتھر کلارک نے اعلان کیا ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں چاند پر پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ پہلے کئی کئی ہزار میل کی اڑانوں کی پریکٹس کرنی ہوگی بعد ازیں کے چند پونڈ ایک جہاز کو چاند پر جا کر پھر اسے واپس بھی لا سکتے ہیں۔ پچیس سائنسدان چاند پر جانے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

کلکتہ ۸ اکتوبر۔ بنگال اور آسام میں بھاری بارشیں جاری ہیں۔ ٹیلیگراف کے تار اور درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ مکانوں اور دوسری جائیدادوں کو بھی کافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ گرد و نواح کے علاقوں میں تباہی کا منظر ہے۔

مدراس ۸ اکتوبر۔ کیبنٹ کی ایک اہم میٹنگ ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اسمبلی کے اگلے اجلاس میں دو بل پیش کئے جائیں۔ ایک کی رو سے عورتوں کو بھی زرعی جائیداد وراثت میں مل سکے گی۔ دوسرے بل کی رو سے داسی سسٹم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور کوئی عورت یا لڑکی ہندو دیوتاؤں، دیویوں، مندروں، مذہبی سنستھاؤں کی بھینٹ نہیں چڑھائی جا سکے گی۔

طہران ۸ اکتوبر۔ ایرانی وزیر اعظم اور روس کے ساتھ ایران کے شمالی صوبوں میں ہوائی راستوں کے سلسلے میں معاہدہ مکمل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

پیرس ۸ اکتوبر۔ پیرس کئی نسلوں کے بعد پہلی بار قحبہ خانوں سے پاک کیا گیا ہے۔ نئے قانون کی رو سے بازاری عورتوں کی انسٹی ٹیوشن کو بالکل بند کر دیا گیا ہے۔ نشانی، اشارے یا الفاظ یا دیگر ذرائع سے پبلک مقامات پر کسی شخص کو اس چیز کے لئے آمادہ کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ یکم جنوری سے نمک پر ٹیکس منسوخ کر دیا جائیگا۔

لاہور ۸ اکتوبر۔ پنجاب کمیونیکیشنز بورڈ نے پنجاب کے ڈسٹرکٹ بورڈوں کو سنہ ۴۷-۱۹۴۶ء کے دوران ۹ لاکھ روپیہ گرانٹ منظور کی ہے۔ جس میں سے چھ لاکھ روپیہ درجہ دوم کی سڑکوں کی قائمی اور سپیشل مرمتوں کے لئے اور ۳ لاکھ روپیہ درجہ دوم اور سوم کی سڑکوں کے پلوں وغیرہ کی بہتری کے لئے خرچ کیا جائے گا۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ ویلکن ریڈیو نے یہ اعلان کیا ہے کہ اگر شہنشاہ جاپان چاہیں تو وہ اپنا مذہب تبدیل کر سکتے ہیں۔

لاہور ۸ اکتوبر۔ ان عازمین حج کیلئے جنہیں ۱۴ اکتوبر اور ۱۶ اکتوبر کے درمیان کراچی پہنچنا ہے۔ لاہور سے ایک سپیشل ٹرین ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۶ء بروز ہفتہ دس بجکر تیس منٹ پر چلے گی اور ۱۴ اکتوبر کو صبح آٹھ بجکر چالیس منٹ پر کراچی پہنچ جائے گی۔

سری نگر ۸ اکتوبر۔ دو میل ریاست کشمیر کی چنگی کے افسروں کو ایک گٹھڑی پوشیدہ ملا۔ اسے کھولا گیا تو اس میں سے ۲۱ درجن خنجر برآمد ہوئے۔ یہ گٹھڑی مظفر آباد کے سیٹھ لالہ رام لال کے نام بھیجی گئی تھی۔ جو مقامی ہندو مہاسبھا کے صدر ہیں۔

میرپور خاص ۸ اکتوبر۔ میرپور خاص کے مقتدر مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک ماہ کے اندر اندر ایک لاکھ روپیہ جمع کیا جائے۔ محمود زرغونپالی۔ اور چوہدری غلام حسین نے ایک ایک ہزار روپے دئیے۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ آج برطانوی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ اور اس کے سامنے بیشمار مسائل ہیں۔ جن میں ہندوستان اور فلسطین بھی شامل ہیں۔

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ ۱۴ اکتوبر کو کلکتہ کے فسادات کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کا پہلا جلسہ ہوگا۔

لاہور ۹ اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایک اور ہندو اور ایک مسلمان اخبار سے اشتعال انگیز مضامین چھاپنے کی وجہ سے تین تین ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کی ہیں۔

یروشلم ۸ اکتوبر۔ یہودی دہشت پسندوں نے آج حیفہ و تل ابیب کے درمیان برطانوی فوج سے بھری ہوئی ایک ٹرین کو اڑانے کی ناکام کوشش کی۔

نئی دہلی ۸ اکتوبر۔ ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال نے اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ کہ دو تین روز کے اندر اندر کانگرس اور مسلم لیگ کی گفت و شنید کا کوئی قطعی نتیجہ منظر عام پر آجائے گا۔ میں فی الحال اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ کی اطمینان بخش مفاہمت کے امکانات بدرجہ غایت روشن ہیں:۔

ٹوکیو ۸ اکتوبر۔ ۳ نومبر ۱۹۴۶ء کو جاپان کے لئے نئے نظام حکومت کا اعلان ہوگا۔ اور یہ دستور اساسی ۱۹ اپریل ۱۹۴۷ء کو نافذ العمل کیا جائے گا۔ جاپانی پارلیمان کے ایوان نمائندگان نے ۸ کے مقابلے میں ۴۲۱ ووٹوں سے نظام حکومت منظور کیا ہے۔ جدید انسٹی ٹیوشن کے رو سے شاہ جاپان کے اختیارات میں زبردست تخفیف عمل میں لائی گئی ہے۔ اور عوام کے حقوق کو صحیح معنے میں تسلیم کیا گیا ہے:۔

صوفیہ ۸ اکتوبر۔ ترکی فوجیں تھریس اور بلغاریہ کی سرحد پر وسیع پیمانہ پر نقل و حرکت کر رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک سو بیس میل کے رقبہ میں ترکوں نے طیارہ شکن توپیں نصب کر رکھی ہیں۔ اور اس رقبہ کو ممنوعہ رقبہ قرار دے دیا گیا ہے۔

لاہور ۸ اکتوبر۔ ریاست فرید کوٹ کی پولیس نے ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں سے نصف درجن خطرناک ڈاکوؤں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا ہے۔ جن کے قبضہ سے ۶ سیر سونا۔ ۳۰ ہزار روپیہ نقد اڑھائی ہزار کارتوس اور ۴ رائفلیں برآمد ہوئی ہیں۔

لندن ۸ اکتوبر۔ اب تک سائنسدان یہی خیال کرتے تھے۔ کہ انسان اپنے موجودہ جامہ میں پہلی دفعہ سرزمین ہندوستان میں ظاہر ہوا۔ لیکن سائنسدانوں کی ایک جماعت اب اس خیال کی صحت پر معترض ہے۔ ان سائنسدانوں کا کہنا ہے۔ کہ آدم اولین کا مولد ہندوستان نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ۷ برطانوی سائنسدانوں کا ایک گروہ کینیا جا رہا ہے۔ وہ وہاں تحقیقات میں مصروف ہو جائیں گے۔ اس تحقیقات کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے۔ کہ دوران جنگ کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان آدم اول کا مولد نہیں ہے۔ کیونکہ کینیا میں ایک جگہ معلوم کی گئی ہے۔ جہاں ساڑھے چار لاکھ برس پیشتر کے آثار قدیمہ نظر آتے ہیں۔ اور انسانوں کی ہڈیاں وغیرہ نکلی ہیں۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ یہ آثار انسانی تہذیب و تمدن سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں آثار میں سے قطعی طور پر پتہ چلتے ایک بندر کے جبڑے کی ہڈی ملی ہے۔ جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس کی عمر ۱۰ لاکھ برس ہوگی:۔

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ آج صبح نواب صاحب بھوپال نے مسٹر جناح اور گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے گورنر دہلی پہنچ گئے ہیں۔ آج انہوں نے پنڈت نہرو کے قبائلی علاقہ میں دورہ کے متعلق ایک گھنٹہ ان سے گفتگو کی۔

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ آج ڈھاکہ میں فرقہ وارانہ فساد کی جو وارداتیں ہوئیں ان میں ایک شخص مارا گیا۔ اور ۸ آگ لگ جانے سے لوگوں نے ایک دوسرے پر پتھر برسائے۔ آج بمبئی میں ۶ مردوں اور ایک عورت کو چھرا گھونپا گیا۔